© rasailojaraid.com

صدرِ جمہوریہ اور اُن کی حکومت فرقہ پرستوں کے جذبات اور اُن کے ارادوں سے بے خبر نہیں ہیں اس لئے جب تک اس طرف سے اطمینان نہیں ہو جاتا۔ آپ ایک نہیں دس میمورنڈم پیش کیجئے۔ بہر حال اُن کا جواب ظاہر ہے۔ تو پھر بھی اس مطالبہ پر اصرار کئے جانا اور اپنی تمام جد و جہد کو اسی ایک نقطہ پر مرکوز رکھنا اس کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ اقلیت ذہنی طور پر شکست خوردگی اور احساسِ کمتری کا شکار ہو کر رہ جائے۔ اُس کی وجہ سے اُس کے قوائے عملیہ مفلوج ہو جائیں اور اُردو زبان کی اصل تعمیری ضرورتوں کی طرف سے غفلت برتنے لگے۔

آج کل دوسرے اوقاف ایکٹوں کے ساتھ مسلم اوقاف کے مختلف ایکٹ بھی حکومت کے مقرر کردہ لا کمیشن کے زیرِ غور ہیں ابھی تک یہ نہیں معلوم کہ یہ غور و خوض کس نقطۂ نظر سے کیا جا رہا ہے اور اس بات کا بھی علم نہیں ہے کہ اس کمیشن کا ممبر کوئی مسلمان بھی ہے یا نہیں اس بنا پر کوئی قطعی بات تو ابھی نہیں کہی جا سکتی لیکن لا کمیشن کو یہ بتا دینا ضروری ہے کہ جہاں تک مسلم اوقاف کے دروبست اور اُن کے انتظام کا تعلق ہے تو حکومت اُس میں مسلمان نمائندوں کی رائے اور مشورہ سے ایسا تغیر و تبدل کر سکتی ہے کہ جس سے وقف کی آمدنی اور اُس کے صرف میں بے قاعدگی و بے ضابطگی نہ ہو اور اُس کا ایک پیسہ بھی خورد برد نہ ہونے پائے لیکن جہاں تک اوقاف کے مصارف کا تعلق ہے۔ اسلامی احکام کے ماتحت اُن کا واقف کی تعیین و تشخیص کے مطابق رہنا ضروری ہے کسی جماعت یا حکومت کو یہ حق نہیں ہے کہ اُس میں اپنی صوابدید کے مطابق کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ کرے۔ مسلم اوقاف کا مسئلہ مسلمانوں کے پرسنل لا کا مسئلہ ہے اس لئے لا کمیشن کو اس پر اسی حیثیت سے غور کرنا چاہیے۔

پچھلے دنوں جنوبی ہند میں ذات پات اور امریکہ کی ایک جنوبی ریاست میں رنگ و نسل کی بنیاد پر جو سخت ہولناک جھگڑے ہوئے وہ جمہوریت اور مساواتِ انسانی کے اس دورِ ترقی میں انسانیت کی پیشانی کا انتہائی بدنما داغ ہیں۔ اے کاش کوئی ان لوگوں کو قرآن کا ارشاد "یَا أَیُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاکُم مِّن ذَکَرٍ وَّأُنثَیٰ" اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان لا فضل لاسود علی احمر ولا لاحمر علی اسود سنا کر یہ باور کرا سکتا کہ محض قانون اور دستور کوئی چیز نہیں ہے جب تک کسی جمہوری نظامِ زندگی کی بنیاد خدا اور یومِ آخرت کے عقیدہ پر اور اُس کے ماتحت مذہب کی بخشی ہوئی اخلاقی قدروں پر نہیں ہو گی وہ جمہوریت

© rasailojaraid.com